Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

بھوت

---تحریر: قیصر جمیل پروانہ۔ ماموں کانجن۔

ثاقب کوئی آرہا ہے سنا تم نے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے چلو بھاگو یہاں سے عرفان نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ تب میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ بولنے سے منع کر دیا اور کہا۔ عرفان خاموشی سے دیکھتے جاؤ۔ بولنا نہیں ہے اپنی یہاں موجودگی کا اسے احساس نہ ہونے دو میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا اتنے میں سفید کفن میں ملبوس کوئی شخص آگ کے قریب آتا دکھائی دیا اسے دیکھتے ہی دل کو ایک جھٹکا لگا۔ لیکن ہمت نہ ہاری چپ چاپ بیٹھا رہا اور اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناکام رہا۔ اس کا پورا جسم سر منہ سفید کفن سے ڈھکا ہوا تھا چلتے ہوئے وہ آگ کے قریب آیا اور ہاتھوں میں آگ لے کر اس سے کھیلنے لگا۔ ثاقب بھو۔۔ بھوت۔۔ بھوت۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر عرفان جیسے ہی چیخ پڑا اور شاید یہ آواز اس نے بھی سن لی تھی آگ کو ایک طرف پھینکتے ہوئے ہماری طرف بڑھنے لگا۔ عرفان کے ساتھ ساتھ میرا جسم بھی کانپنے لگا۔ عرفان جو جو قرآنی آیا زبانی یاد ہوں وہ پڑھتے جاؤ۔ میں نے ڈرنے کے باوجود بھی اپنے حواس بحال رکھتے ہوئے کہا تب عرفان نے بلند آواز میں قرآنی آیات کی تلاوت شروع کر دی اس کے اس اقدام سے چلتا ہوا کفن پوش ایک جگہ ساکت ہو گیا۔ تب ہم نے قرآنی آیات کا ورد زبان پر جاری رکھتے ہوئے واپس دوڑ لگا دی وہ جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑا رہا ایک آواز میرے کانوں سے ٹکرائی ثاقب آج تو بچ کر نکل رہے ہو لیکن دوبارہ کبھی نہ بچ سکو گے مجھے خون چاہیے انسانی خون اپنی خشک رگوں کو تر کرنے کے لیے انسان خون ہفتہ بعد ایک انسان کا خون پینا دل کھایا میرا جیون ہے اور میں اپنا جیون ختم نہیں ہونے دوں گا میں اپنی پیاسی رگوں کو ضرور تر کروں گا۔ یہ آوازیں میرے کانوں سے ٹکرائیں پھر خاموشی پھیل گئی۔ قریب کھڑے عرفان کی حالت غیر ہوگئی تھی شاید یہ آسیب کا ظاہر ہونا برداشت نہیں کر پایا تھا۔ میں نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کی نظریں جیسے پھٹ گئی تھیں جسم جیسے بے جان ہو گیا تھا سانس لیے اس جلتی آگ کو گھورتا رہا۔ عرفان۔ عرفان۔ میں چیخا۔ اسے پکڑنا چاہا لیکن اس نے مجھے اٹھا کر ایک طرف پھینکا۔ اور مسلسل اس طرف بڑھنے لگا عرفان میں اتنی طاقت پہلے نہ تھی یہ نئی طاقت اس کی اپنی نہ تھی ضرور سایہ اس پر حاوی ہو گیا تھا۔ اسے مدہوش کر چکا تھا۔ تب میں نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ سوتے لوگوں کو جگانا شروع کر دیا۔ لوگ ہاتھوں میں ڈنڈے لاٹھیاں لیے میرے پاس جمع ہونے لگے وہ عرفان کو بچاؤ۔ اسے میں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا لیکن عرفان سیاہ چٹان کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جہاں جاتے ہی وہ اس چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ جو ہمیں نہیں ملا۔ ایک دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی۔

حضرات

ایک ضروری اعلان سنئے اتنا کہتے ہی زور زور سے ڈھول بجنے لگا پھر بجتا ہی چلا گیا۔ مردوں اور بوڑھوں کی دوڑیں اس ڈھول کی جانب لگ گئیں جب کبھی گاؤں میں اہم فیصلہ کرنا ہوتا تھا پورے گاؤں میں منادی ہوا کرتی تھی گلی گلی اعلان کروائے جاتے تھے یہ گاؤں کا

www.urdupalace.com

دستور تھا اور چوہدری حشمت اللہ کی فطرت تھی ۔۔۔۔ آج ڈھول کیوں پیٹا جا رہا تھا یہ سب جاننے کے لیے چوہدری حشمت اللہ کے ڈیرے پر پہنچنا ضروری تھا ہر گھر کا ایک فرد وہاں ڈیرے پہنچ رہا تھا ایک اضطرابی کیفیت کا عالم تھا گومگو کی کیفیت تھی سبھی کی نظریں اونچی حویلی کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں جس دروازے سے چوہدری حشمت نے برآمد ہونا تھا اور اس مجمے تک آنا تھا اسی روز میرا دوست عرفان بھی میرے پاس تھا میں نے عرفان کا بازو کھینچا اور کہا۔

چلو سنتے ہیں چوہدری صاحب کیا کہتے ہیں ، یہ دستور یہ طریقہ تھا اس کے لیے بالکل نیا تھا۔ پس اسے اچھا لگا تھا وہ بھی خوشی خوشی ساتھ چلنے لگا لیکن یہ سب کیوں ہو رہا تھا اس بات سے بالکل انجان تھا

ثاقب بتاؤ تو سہی یہ سب کیا ہے اس نے متانت بھرے لہجے میں کہا۔

رات کو بتاؤں گا

میں نے تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کہا ۔ جلدی ڈیرے پر پہنچے یہاں بہت کچھ ہو رہا تھا لہذا ڈیرے پہنچتے ہی لوگوں کا ایک بہت بڑا ہجوم دیکھنے کو ملا چوہدری صاحب چار پانچ سر بکف ملازموں کے درمیان حویلی سے نکل کر ڈیرے تک آئے۔ ایک نظر وہاں کھڑے ہجوم پر ڈورائی شاید دیکھنا چاہتے تھے کہ یہاں پہنچنے والے آدمیوں میں کسی آدمی کی کمی تو نہیں ہے تب وہ بولے۔

یقیناً آپ سبھی جانتے ہیں کہ جس نے آپ سب کو یہاں کیوں جمع کیا ہے الفت جان کا قتل اس کا منقسم جسم اس کی نکلی ہوئی آنکھیں اور اس سے قبل دو قتل مجھے یہ کسی انسان کے ہاتھوں قتل نہیں لگتے بس یوں لگتا ہے کہ جیسے آسیب

چوہدری نے آج دفن کیے جانے والے نوجوان کی موت کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا آج چوہدری صاحب کے لہجے ان کی شخصیت میں رعونت دکھائی نہ دی بلکہ ان کے لفظوں میں زیرکی دکھائی دی دردمندانہ لہجہ نظر آیا۔

جی چوہدری صاحب آپ نے درست کہا، ہمیں بھی یہی گمان گزرا تھا اور پھر گاؤں میں الفت جان کا یہ پہلا قتل نہیں ہے ایک بزرگ نے چوہدری کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اللہ وسایا یہ چوہدری حشمت کا گاؤں ہے یہاں قتل ہو رہے ہیں اور حشمت اللہ اس وقت تک سکون کی نیند نہ سو سکے گا جب تک ان کے قاتل کو آپ لوگوں کے سامنے سزا نہیں دے دیتا چاہے وہ وحشی انسان ہو یا آسیب آپ سبھی کو جمع کرنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ چوکنے رہیں آس پاس ارد گرد پر نظر رکھیں کسی پر شک گزرے تو مجھے آگاہ کرو ایک ماہ مین تین قتل اور تینوں قتل کالی چٹان پر ہوئے ہیں کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ نوردین قتل ہوا کالی چٹان پر پڑا رہے ہم تو یہی خیال کرتے رہے کہ وہ اپنی بیٹی کے پاس گیا ہے اس کی لاش گل سڑ چکی تھی تعفن زدہ تھی اس پر حشرات کی بہتات تھی پہنچانی نہ جا رہی تھی بہر حال تم لوگوں کے ذہن میں کوئی بات ہو تو مجھے بتاؤ۔

چوہدری صاحب کی اس بات پر میں آگے بڑھا اور کہا۔ چوہدری صاحب ایک بات میرے ذہن کو جھنجھوڑ رہی ہے اگر حکم کریں تو اپنی سوچ کا اظہار کروں ہو سکتا ہے کہ میری بات کچھ اثر رکھ سکے۔

ہاں ہاں ثاقب بیٹا بولو کیا بات تیرے دماغ میں آئی ہے کھل کر اظہار کرو چوہدری صاحب نے دھیمے لہجے میں کہا

چوہدری صاحب بابا نوردین کے قتل کے

www.urdupalace.com

بعد میں خفیہ طور پر کالی چٹان پر جاتا رہا ہوں تکہ جس طرح اس وحشی انسان نے بابا نور دین کیلاش کو دو حصوں میں منقسم کیا تھا بالکل اسی طرح اس کے ٹکڑے کر سکوں لیکن چٹان کا ایک ایک کونا چھان مارا ہے مہیب راتوں میں چمکتی روشنی میں کبھی یہاں چٹان پر کسی انسان کا وجود نہیں دکھائی دیا۔ سو اندازہ لگا لیا کہ یہ کام انسان کا نہیں آسیب کا ہے غیر مرئی قوتوں کا ہے یہاں گاؤں میں کسی علم والے کو لانا چاہیے اگر سایہ ہوا غیر مرئی قوتیں ہوئی تو علم والا اسے جلا کر بھسم کر سکے گا اور دوسری صورت میں اگر وہ سایہ نہ ہوا کوئی گاؤں سے باہر کا آدمی ہوا تو ہر رات دو نوجوانوں کی ڈیوٹی لگا دی جائے کہ مسلح ہو کر گاؤں کی حفاظت کریں گاؤں سے لے کر کالی چٹان تک کی نگرانی کریں

واہ بیٹا وہ داد دیتا ہوں تیرے دماغ کی لگتا ہے میری طرح سبھی گاؤں والوں کو تیری یہ بات یہ خیال دل کو بھایا ہوگا کیوں گاؤں والوں چوہدری حشمت اللہ نے گاؤں والوں سے پوچھا۔

ٹھیک ہے چوہدری صاحب ایسا ہی کرنا چاہئے بلکہ آج ہی کرنا چاہیے۔

کیوں نہیں کریں گے کرم دین تم میری گاڑی پکڑو اور شہر سے کسی علم والے کو بلا کر لاؤ۔ اور آج رات دو نوجوان لڑکے اس گاؤں کی نگرانی کریں گے آج ثاقب کی ڈیوٹی لگاتا ہوں ثاقب بیٹا گاؤں والوں میں سے کسی ایک کو ساتھ ملا لو۔

میں نے عرفان کا ہاتھ پکڑا اور کہا۔ چوہدری صاحب یہ میرا دوست ہے گو کہ شہر کا رہنے والا ہے لیکن نڈر ہے طاقت ور بھی ہے میرے ساتھ آج یہ گاؤں کی نگرانی کرے گا

ٹھیک ہے بیٹا آج تم دونوں نگرانی کو گئے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا اگر کوئی کالی چٹان یا آگے پیچھے مشکوک انسان دکھائی دے تو اسے قتل نہیں کرنا بلکہ اسے حویلی لانا ہے تاکہ اس کا منہ کالا کر کے گاؤں کا چکر لگانے کے بعد اس کے جسم کے ٹکڑے کیے جائیں۔ چوہدری صاحب نے حکمانہ انداز میں کہا۔

جی چوہدری صاحب ایسا ہوگا۔

اچھا اب تم سب لوگ جاؤ چوہدری صاحب کی اس بات پر لوگوں کا مجمع منتشر ہوگیا۔ عرفان کے چہرے پر اضطرابی کیفیت نمایاں تھی کہ یہ آسیب کیا ہے تب اس نے پوچھ ہی لیا۔

ثاقب کی آسیب سایہ ان سب کا وجود ہے اس بات پر میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صرف ان کا وجود ہی نہیں بلکہ یہ چیزیں انسانی زندگیوں سے کھیلتی بھی ہیں انکی چیر پھاڑ بھی کرتی ہیں میں تو سمجھا تھا کہ یہ سب کتابی کہانیاں ہوتی ہیں لیکن تیرے گاؤں آکر نہ ثاقب نہ میں تو تیرے ساتھ کالی چٹان پر نہیں جاؤں گا مجھے تو ڈر لگنے لگا ہے خوفناک قسم کی داستانیں پڑھ پڑھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہوں اگر کوئی بھیانک چہرہ سامنے آگیا تو کیسے دیکھ پاؤں گا نہ بابا نہ میں نہ جاؤں گا تیرے ساتھ مجھے تو ابھی گاڑی پر سوار کرا دو میں تیرے پاس چند دن گزارنے آیا تھا کہ تیرے گاؤں کی سیر کروں گا دیہاتی زندگی کو قریب سے دیکھوں گا کبھی کسی گاؤں نہیں گیا تھا لیکن اب میں ایک پل بھی نہیں رکوں گا۔

عرفان کی باتیں سن کر میں ہنسنے لگا اور کہا۔ شہر میں بہت بولا کرتا تھا کالج میں جن بھوتوں کی باتیں کر کے دماغ خراب کیا کرتا تھا اور اب۔ عرفان نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ثاقب وہ صرف باتیں تھیں اور یہاں حقیقت بس کہہ دیا ہے ناں کہ مجھے نہیں جانا کالی چٹان پر کالی چٹان کتنا ڈراونا نام ہے یہ۔

حوصلہ رکھو یار میں تیرے ساتھ ہوں کچھ

www.urdupalace.com

نہیں ہوگا اگر کوئی تجھے کچھ کہے گا تو سمجھ لینا صبح کا سورج وہ نہ دیکھ سکے گا تڑپتی لاش دیکھے گا اس کی اور پھر کوئی میری لاش سے گزر کر تجھ تک پہنچے گا۔ میں نے ہزاروں باتیں بنا کر عرفان کو رضامند کرلیا۔تب وہ بولا۔

یار تم تو اپنے گاؤں کی شہر میں بہت تعریفیں کیا کرتے تھے لیکن یہاں مجھے تو دور دور تک پھیلے ویرانوں اور سیاہ چٹانوں سے خوف آتا ہے اس کی بات پر میں نے کہا۔

یار عرفان دراصل ہمارا گاؤں ایک مثالی گاؤں تھا کالج کی چھٹیاں میں خود دو پہاڑوں میں گزارنا چاہتا تھا پھر تجھ سے جدا ہوکر جونہی گاؤں آیا تو پتہ چلا کہ بابا حاکم دین قتل ہوگیا ہے اس سے قبل بابا نور محمد قتل ہوا تھا گاؤں والوں کے چہروں پر چھائی زردی دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر پہلے تو میں ڈرا لیکن پھر اس تاک میں رہنے لگا کہ جان سکوں کہ یہ گھناؤنا کھیل کون کھیل رہا ہے قتل کرنے کے بعد لاش کی بے حرمتی کون کرتا ہے لیکن کچھ دکھائی نہیں دیا۔

رات کو الفت جان قتل ہوگیا اس کی لاش میں خود کالی چٹان سے اٹھا کر لایا ہوں صبح دفن کیا ہے تم پر کچھ ظاہر نہ ہونے دیا کہ تم چند دن گزارنے آئے ہو میرا گاؤں دیکھنے آئے تھے بہرحال میری باتیں عرفان بڑی دلجوئی سے سنے جا رہا تھا تب وہ بولا۔

ثاقب یہاں چند گھنٹوں میں بہت کچھ دیکھ چکا ہوں سنا کرتا تھا کہ گاؤں کے چوہدری جاگیردار بہت ظالم ہوا کرتے ہیں لیکن یہ چوہدری حشمت اللہ خوش طبع رعونت سے پاک اور زیرک انسان دکھائی دیا ہے اس کی بات پر میں چونکا۔ اور کہا۔

تم نے درست سنا تھا یہ چوہدری بھی کبھی بہت سفاک اور وحشی انسان تھا اس کے اندر بھی رعونت بھری تھی ظلم و تعدی میں بہت بڑھ چکا تھا لیکن ان تین قتلوں نے اس کے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے اپنے آپ کو بھی چٹان پر مردہ پڑا دکھائی دینے لگا تھا ٹکڑوں میں منقسم دیکھنے لگا تھا تب اس کا رعونت کا گھمنڈ ٹوٹ گیا۔ گاؤں والوں کے قریب ہوگیا یہاں کے لوگ کاذب نہیں ہیں راست باز ہیں حوصلہ مند ہیں اور باہمت ہیں گھر میں بیٹھے گاؤں والوں کی باتیں کرتے رہے کہ رات ہوگئی اور اندھیرا چھا گیا جو گہرا ہونے لگا تو میں نے اپنا پستول تیز دھار چاقو ٹارچ وغیرہ لی اور عرفان کو لیے کالی چٹان کی جانب بڑھنے لگا گاؤں کے سیاہ سناٹے سے ہر طرف سے چھائی خاموشی سے وہ خوفزدہ اور ڈرا ڈرا دکھائی دیا

عرفان کیا بات ہے بولتے کیوں نہیں نے میں نے اس کی آنکھوں کے ذریعے دل کو پرکھتے ہوئے کہا۔

ہوں۔۔ ہوں میری بات پر وہ چونک سا گیا ثاقب یار کیسے رہ پاتے ہو تم لوگ ایسی جگہوں پر شام ڈھلتے ہی قدم سناٹے کے ڈر سے لڑکھڑانے لگتے ہیں آنکھوں کی چمک ماند پڑ جاتی ہے چہکتی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں اس کی ڈر اور خوف میں بھیگی ہوئی آواز سن کر میں ہنسا۔

واہ دوست واہ تم اتنے بھی ڈرپوک ہو سکتے ہو میں نہ جانتا تھا تم شہری لوگ گاؤں کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے شہر میں سوائے رونقوں کے اونچی اونچی عمارتوں کے اور ہے ہی کیا یہاں گاؤں میں دیکھ کھلی فضائیں ہیں ٹھنڈی ہوائیں ہیں لہراتے ہوئے سبزے ہیں دیسی خوراکیں ہیں۔

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن مجھے تو راتوں کا کالا سیاہ سناٹا خوفزدہ کیے جا رہا ہے اب تم نے میری بات

www.urdupalace.com

کو وہ میان میں ہی اچکتے ہوئے کہا۔۔

چلو واپس چلیں گھر جا کر آرام کرتے ہیں اس نے میرا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا۔

عرفان عرفان یار بحث مت کرو حوصلہ سے کام لو کچھ نہیں ہوگا تمہیں میں ہوں ناں تمہارے ساتھ ابھی یہ بات میرے منہ میں ہی تھی کہ وہ چلایا ثاقب وہ دیکھو آگ اس کا اشارہ کالی چٹان کی طرف تھا۔ مجھے بھی دور کالی چٹان پر جلتی ہوئی آگ دکھائی دی۔ تب میں نے کہا

عرفان لگتا ہے اس آگ کے پاس ضرور کوئی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا اس نے پورے گاؤں میں وحشت پھیلا رکھی ہے بس تم چپکے چپکے سے میرے پیچھے آتے جاؤ اب میری تمام تر توجہ آگ کی جانب تھی جو ہلکی اور مدہم تھی لیکن جوں جوں ہم آگے بڑھتے گئے وہ ہلکی اور مدہم آگ ایک بھڑکتی ہوئی آگ دکھائی دینے لگی

ثاقب لوٹ چلو واپس مجھے ڈر لگ رہا ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ عرفان نے چلتے چلتے خوف سے بھیگی آواز میں کہا

کچھ نہیں ہوگا عرفان میرے پیچھے پیچھے چلتے آؤ آگ سے کچھ دور چٹان کی ایک طرف ہم دونوں چھپ کر بیٹھ گئے ہماری نظریں کسی چہرے کی متلاشی تھیں لیکن آگ کے اردگرد کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا عرفان اس سے قبل ان چٹانوں میں میں نے بھی کبھی آگ جلتی ہوئی نہیں دیکھی ہے آج میرا ابھی پہلا موقع ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کیا یہاں چٹان کے پاس کون ہے کون لوگوں کو قتل کرتا ہے۔ کون جسموں کی چیر پھاڑ کرتا ہے میں نے بھی اپنی ہمت وحوصلہ کو یکجا کرتے ہوئے کہا۔

ثاقب کوئی آ رہا ہے سنا تم نے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے چلو بھاگو یہاں سے عرفان نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ تب میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ بولنے سے منع کر دیا اور کہا۔

عرفان خاموشی سے دیکھتے جاؤ۔ بولنا نہیں ہے اپنی یہاں موجودگی کا اسے احساس نہ ہونے دو میں نے اسے گھورتے ہوئے کہا اتنے میں سفید کفن میں ملبوس کوئی شخص آگ کے قریب آتا دکھائی دیا اسے دیکھتے ہی دل کو ایک جھٹکا لگا۔ لیکن ہمت نہ ہاری چپ چاپ بیٹھا رہا اور اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا لیکن ناکام رہا۔ اس کا پورا جسم سر منہ سفید کفن سے ڈھکا ہوا تھا چلتے ہوئے وہ آگ کے قریب آیا اور ہاتھوں میں آگ لے کر اس سے کھیلنے لگا۔

ثاقب بھو۔۔ بھوت۔۔۔ بھوت۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر عرفان جیسے ہی چیخ پڑا اور شاید یہ آواز اس نے بھی سن لی تھی آگ کو ایک طرف پھینکتے ہوئے ہماری طرف بڑھنے لگا۔ عرفان کے ساتھ ساتھ میرا جسم بھی کانپنے لگا۔ عرفان جو جو قرآنی آیا زبانی یاد ہوں وہ پڑھتے جاؤ۔ میں نے ڈرنے کے باوجود بھی اپنے حواس بحال رکھتے ہوئے کہا تب عرفان نے بلند آواز میں قرآنی آیات کی تلاوت شروع کر دی اس کے اس اقدام سے چلتا ہوا کفن پوش ایک جگہ ساکت ہو گیا۔ تب ہم نے قرآنی آیات کا ورد زبان پر جاری رکھتے ہوئے واپس دوڑ لگا دی وہ جہاں کھڑا تھا وہیں کھڑا رہا ایک آواز میرے کانوں سے ٹکرائی ثاقب آج تو بچ کر نکل رہے ہو لیکن دوبارہ کبھی نہ بچ سکو گے مجھے خون چاہیے انسانی خون اپنی خشک رگوں کو تر کرنے کے لیے انسان خون ہفتہ بعد ایک انسان کا خون پینا دل کھایا میرا جیون ہے اور میں اپنا جیون ختم نہیں ہونے دوں گا میں اپنی

www.urdupalace.com

پیاسی رگوں کو ضرور تر کروں گا۔ یہ آوازیں میرے کانوں سے ٹکرائیں پھر خاموشی پھیل گئی۔ قریب کھڑے عرفان کی حالت غیر ہو گئی تھی شاید یہ آسیب کا ظاہر ہونا برداشت نہیں کر پایا تھا۔ میں نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا لیکن اس کی نظریں جیسے پھٹ گئی تھیں جسم جیسے بے جان ہو گیا تھا نا سانس لیے اس جلتی آگ کو گھورتا رہا۔

عرفان۔ عرفان۔ میں چیخا۔ اسے پکڑنا چاہا لیکن اس نے مجھے اٹھا کر ایک طرف پھینکا۔ اور مسلسل اس طرف بڑھنے لگا عرفان میں اتنی طاقت پہلے نہ تھی یہ نئی طاقت اس کی اپنی نہ تھی ضرور سایہ اس پر حاوی ہو گیا تھا۔ اسے مدہوش کر چکا تھا۔ تب میں نے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا۔ سوتے لوگوں کو جگانا شروع کر دیا۔ لوگ ہاتھوں میں ڈنڈے لاٹھیاں لیے میرے پاس جمع ہونے لگے وہ عرفان کو بچاؤ۔

اسے میں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا لیکن عرفان سیاہ چٹان کے قریب پہنچ چکا تھا ۔ جہاں جاتے ہی وہ اس چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ چٹان کا ایک ایک کونا چھان مارا لیکن عرفان کہیں نہیں ملا عرفان کا غائب ہونا صرف میں نے ہی بلکہ پورے گاؤں والوں نے دیکھا تھک ہار کر واپس لوٹ آئے ذہن دماغ میں سوچوں کے پہاڑ اٹھائے خراماں خراماں چلتا واپس آنے لگا۔

میں عرفان کے گھر والوں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ عرفان کے آسیب کے ہاتھوں قتل ہونے کی خبر کیسے سناؤں گا انہی سوچوں میں گھرا ہوا چلتا رہا آنکھیں تر تھیں پلکیں بھیگی ہوئی تھیں آنسوؤں کے قطرے گالوں کو بھگوتے ہوئے زمین بوس ہو رہے تھے

چوہدری صاحب میرا دوست قتل ہو گیا ہے اس سائے کے ہاتھوں چیر پھاڑ ہو گیا ہے۔ وہ میرا مہمان تھا شہر سے مجھ سے ملنے آیا تھا چوہدری کو دیکھتے ہی میں چیخ پڑا چوہدری صاحب نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور کہا۔

ثاقب بیٹے میں سب کچھ جانتا ہوں دوسرے لوگوں کی طرح تیرا دوست بھی اس کفن پوش کے ہاتھوں مارا گیا ہے لیکن اب جان گیا ہوں کہ انسانی زندگیوں سے کھیلنے والا کوئی درندہ انسان درندہ نہیں ہے آسیب ہے جس طرح اس نے یہاں دہشت پھیلا رکھی ہے صبح ویسا ہی اس کا حال کریں گے عامل بابا کی خدمات حاصل کریں گے اس کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاتمہ کریں گے لیکن چوہدری صاحب کی باتیں میرے اندر حوصلہ نہ پیدا کر سکیں میرے آنسوؤں کو خشک نہ کر سکیں رات بیت گئی صبح سویرے ہی میں اپنے دوست کو دوبارہ تلاش کرنے کی غرض سے کالی چٹان پر جا پہنچا وہاں چٹان پر عرفان کی دو حصوں میں بٹی ہوئی لاش دیکھ کر میں چیخ کر اس سے لپٹ گیا۔

عرفان۔ عرفان میرے دوست اٹھو یار میں تیرا دوست ہوں آنکھیں کھولو دیکھو کس قدر لٹ گیا ہوں بکھر گیا ہوں بولو یار ایک دفعہ کہہ دو کہ ثاقب یہ ایک خواب ہے سپنا ہے لیکن یہ خواب نہ تھا سپنا نہ تھا حقیقت تھی کافی دیر تک اس سے لپٹا روتا رہا پھر اس کے جسم کے دونوں حصوں کو کندے پر اٹھائے لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے گاؤں کی جانب چلنے لگا جو بھی میرے کندھے پر عرفان کی لاش کو دیکھتا اس پر رقت طاری ہو جاتی چلتے چلتے میں چوہدری حشمت اللہ کے ڈیرے پر جا کر عرفان کی لاش کو رکھ دیا اور چیخا۔

چوہدری صاحب میں اس کے ماں باپ کو کیا جواب دوں گا کیسے ان کی لاش ان تک پہنچاؤں گا

www.urdupalace.com

وہ مجھے قاتل کہیں گے۔

کچھ نہیں ہوگا بیٹا تمہیں کچھ نہیں ہوگا تیرے ساتھ میں تو کیا پورا گاؤں جائے گا اس کی موت کا کوئی قاتل نہیں ہے اسکو گاؤں والوں نے نہیں مارا ہے۔

یہ کام میں خود سنبھال لوں گا پھر فوری گاڑی کا انتظام کیا آ گیا اور عرفان کی لاش شہر اس کے گھر پہنچائی گئی وہاں کہرام برپا ہو گیا۔ سبھی گھورنے والی نظروں سے مجھے دیکھنے لگے مجھے اس کا قاتل سمجھنے لگے عرفان کی ماں نے میرا گریبان پکڑ لیا اور چلاتی ہوئی بولی۔

ثاقب یہ تم نے کیا کر دیا ہے اپنے ہاتھوں سے اپنے دوست کو قتل کر دیا ہے وہ تو بہت خواہش بہت تمنائیں لئے تیرے پاس گیا تھا لیکن تو قاتل ہے میرے بیٹے کا قاتل عرفان کی ماں جذباتی انداز میں چیختے ہوئے روتے ہوئے بولی۔

چوہدری صاحب آگے بڑھے اور عرفان کے علاوہ گاؤں میں ان قتلوں کے بارے میں انہیں آگاہ کیا۔ جنہیں گاؤں نے مل کر قبر میں اتارا تھا انہیں مطمئن کیا بالآخر اسے بھی سپرد خاک کر دیا گیا میں نے عرفان کی قبر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا کہ جب تک اس کفن پوش کا خاتمہ نہ کر لوں گا چین سے نہ بیٹھوں گا شہر سے ہی عامل کو ساتھ لیا گیا اور گاؤں آ گئے عامل نے اس علم سے بتایا کہ وہ کفن پوش ہفتے میں ایک بار ظاہر ہوتا ہے اور انسانی خون سے اپنی خشک رگوں کو تر کرتا ہے اور اپنی روح کو تقویت پہنچاتا ہے۔

یہ ہفتہ گزارنا میرے لیے صدیوں برابر تھا ہر رات کالی چٹان پر جاتا وہاں پہنچ کر چیختا چلاتا کفن پوش کو پکارتا لیکن کچھ نظر نہ آتا ایک رات میں کالی چٹان کے ابھی قریب ہی پہنچا تھا کہ مجھے جلتی ہوئی آگ دکھائی دی یہ آگ دیکھتے ہی میں واپس گاؤں آیا بزرگ کو ہمراہ لیا اور دوبارہ کالی چٹان تک پہنچا دور سے ہی ہمیں آگ کے ساتھ کھیلتا ہوا وہ کفن پوش دکھائی دیا تو بزرگ نے آنکھیں بند کر لیں اور پڑھنے لگا کافی دیر تک پڑھتے رہنے کے بعد بولا۔

ثاقب یہ میرے علم سے باہر ہے میں کسی بھی صورت اسے تسخیر نہیں کر سکوں گا۔ اس پر غلبہ نہ پا سکوں گا واپس لوٹ جاؤ ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

ثاقب تمہیں کہا تھا ناں کہ تم دوبارہ مجھ سے نہ بچ پاؤ گے آج تیری باری ہے یہ لفظ سنتے ہی بابا واپس بھاگ نکلا اور میں گم بنا سکتہ کے عالم میں اسے گھورنے لگا مدہوشی مجھ پر طاری ہونے لگی اپنے ہوش کھونے لگا عرفان کی طرح اپنا جسم بھی ٹکڑوں میں منقسم دیکھنے لا مدہوشی کے عالم میں خراماں خراماں اس کی جانب بڑھنے لگا میں کس سمت جا رہا تھا کیوں جا رہا تھا کچھ خبر نہ تھی اتنا جانتا تھا کہ آگ کے قریب تھا اس کے بعد ایک ہاتھ میرے دل پر پڑا پھر ہوش نہ رہا جب ہوش آیا تو خود کو اپنے گھر میں پایا مجھے ہوش میں آتے دیکھ کر گاؤں میں ڈھول بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں میں متحیر انداز میں ہر کسی کو گھورنے لگا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے بار بار اپنے آپکو بھی دیکھتا کہ میں زندہ کیسے بچ گیا۔ مرا کیوں نہ اس سایہ کے ہاتھوں ٹکڑوں میں منقسم کیوں نہ ہوا مبارک ہو مبارک ہو کی آوازیں میرے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔

میں نے ماں سے کہا ماں یہ سب کیا ہے ماں نے میرا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

بیٹا وہ سایہ جس نے تمہارے دوست عرفان کو قتل کیا تھا گاؤں والوں کے مردوں کو قتل کیا تھا جل مرا ہے بندے قریب اس کی جلتی ہوئی لاش

www.urdupalace.com

دیکھنے کو ملی ہے جو دھواں بنتے بنتے غائب ہوگئی۔
بیٹا تم نے بدلہ لے لیا اپنے دوست کا گاؤں والوں کا ماں کی اس بات نے مجھے چونکا دیا سوچوں میں الجھا کر رکھ دیا کہ یہ سب کیسے ہوگیا کس نے کیا تب اپنے دل کے ساتھ لگے ہوئے اللہ والے لاکٹ کی جانب دھیان گیا۔ تو سب کچھ سمجھ گیا کہ اس کے مرنے جلنے میں میرا کمال نہ تھا بلکہ اس لاکٹ کا تھا جونہی اس نے میرا دل نکالنے کے لیے مجھ پر ہاتھ ڈالا ہوگا اسے کرنٹ لگا ہوگا اور پھر شان قدرت سے وہ اپنا وجود کھو بیٹھا ہوگا تب میں نے گلے میں ڈالے گئے لاکٹ کو بوسہ دیا۔ ہونٹوں سے لگایا شکرانے کے نوافل ادا کیے لیکن اپنے دوست عرفان کی موت کو آج تک نہیں بھول سکا ہوں جب گاؤں جاتا ہوں وہ کالی دکھائی دیتی ہے تو کانپ جاتا ہوں وہ کالی چٹان نہیں ہے بلکہ خونی چٹان ہے انسانی خون سے سرخ نظر آتی ہے تو میرے آنسوؤں کے کئی قطرے آنکھوں سے نکل کر گالوں میں تیرتے ہوئے زمین میں جذب ہوجاتے ہیں۔
قارئین کرام اپنی رائے سے مجھے ضرور نوازیئے گا کہ میں کہانی لکھنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com